ختم نبوت

کورس

سبق نمبر: 4

عقیدہ ختم نبوت ازروئے اجماع صحابہؓ و اجماع امت

مرتب

مولانا سعد کامران

انٹرنیشنل ختم نبوۃ مومنٹ پاکستان و انوارِ ختم نبوت ٹرسٹ پاکستان

سبق نمبر ۹

عقیدہ ختم نبوت از روئے اجماع صحابہؓ و اجماع امت

عقیدہ ختم نبوت جس طرح قرآن پاک کی آیات اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہے اسی طرح عقیدہ ختم نبوت صحابہ کرامؓ اور امت محمدیہ کے اجماع سے بھی ثابت ہے۔ جس طرح کسی بھی مسئلے پر قرآن اور حدیث بطور دلیل ہیں۔ اسی طرح صحابہ کرامؓ کا اجماع یا امت کا اجماع بھی کسی مسئلے پر دلیل ہیں۔

آیئے پہلے اجماع کی حقیقت اور اہمیت دیکھتے ہیں اور پھر عقیدہ ختم نبوت پر صحابہ کرامؓ کا اجماع اور امت کا اجماع دیکھتے ہیں۔

"اجماع کی حقیقت"

اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا و مولی سیدنا محمد مصطفی ﷺ کو جو بے شمار انعامات دیئے ہیں ان میں سے ایک انعام "اجماع امت" بھی ہے۔

اجماع کی حقیقت یہ ہے کہ اگر کسی مسئلے کے حکم پر امت کے علماء مجتہدین اتفاق کر لیں تو اس مسئلے پر عمل کرنا بھی اسی طرح واجب ہو جاتا ہے۔ جس طرح قرآن اور احادیث پر عمل کرنا واجب ہے۔

چونکہ حضور ﷺ کے بعد کسی نئے نبی نے نہیں آنا تھا۔ اور آپ ﷺ کے بعد کوئی ایسی ہستی امت میں موجود نہیں تھی جس کے حکم کو غلطی سے پاک اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھا جائے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ ﷺ کے علماء مجتہدین کے اجتہاد کو یہ درجہ دیا کہ ساری

امت کے علماء مجتہدین کسی چیز کے اچھے یا برے ہونے پر متفق ہو جائیں وہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ چیز اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی ایسی ہی ہے جیسے اس امت کے علماء مجتہدین نے سمجھا ہے۔

اسی بات کو حضور ﷺ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

"عن أَنَس بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ:إِنَّ أُمَّتِي لَنْ تَجْتَمِعُ عَلَى ضَلَالَةٍ، فَإِذَا رَأَيْتُمُ اخْتِلَافًا فَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الْأَعْظَمِ"۔

"حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ میری امت گمراہی پر کبھی جمع نہ ہو گی، لہٰذا جب تم اختلاف دیکھو تو سواد اعظم (یعنی بڑی جماعت) کو لازم پکڑو۔"

(ابن ماجہ حدیث نمبر 3950، باب سواد الاعظم)

اصول کی کتابوں میں اجماع امت کے حجت شرعیہ ہونے اور اس کے لوازمات اور شرائط کے بارے میں مفصل بحثیں موجود ہیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ احکام شرعیہ کی حجتوں میں قرآن اور حدیث کے بعد تیسرے نمبر پر اجماع کو رکھا گیا ہے۔

اور جس مسئلے پر صحابہ کرامؓ کا اجماع ہو جائے تو وہ اسی طرح قطعی اور یقینی ہے جس طرح کسی مسئلے پر قرآن کی آیات قطعی اور یقینی ہیں۔

چنانچہ علامہ ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں کہ:

"وَاِجْمَاعُهمْ حُجَّةٌ قَاطِعَةٌ يَجِبُ اِتِّبَاعُها بَلْ هِيَ اَوْكَدُ الْحُجَجِ وَهِيَ مُقَدِّمَةٌ عَلَى غَيْرِها وَلَيْسَ هذَا مَوْضِعُ تَقْرِيْرِ ذٰلِكَ فَاِنَّ هذَا الْاَصْلَ مُقَرَّرٌ فِي مَوْضِعِهِ وَلَيْسَ فِيْهِ بَيْنَ الْفُقَهاءِ وَلَا بَيْنَ سَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ الَّذِيْنَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ خِلَافٌ"۔

"اجماع صحابہؓ حجت قطعیہ ہے بلکہ اس کا اتباع فرض ہے۔ بلکہ وہ تمام شرعی حجتوں میں سب

سے زیادہ موکد اور سب سے زیادہ مقدم ہے۔ یہ موقع اس بحث کا نہیں۔ کیونکہ ایسے مواقع (یعنی اصول کی کتابوں میں) یہ بات اہل علم کے اتفاق سے ثابت ہو چکی ہے۔ اور اس میں تمام فقہاء اور تمام مسلمانوں میں جو واقعی مسلمان ہیں کسی کا اختلاف نہیں۔"

(بیان الدلیل علی بطلان التحلیل صفحہ 240)

"عقیدہ ختم نبوت پر صحابہ کرامؓ کا اجماع"

اسلامی تاریخ میں یہ بات حد تواتر کو پہنچ چکی ہے کہ مسیلمہ کذاب نے حضور ﷺ کی موجودگی میں نبوت کا دعوی کیا اور ایک بڑی جماعت نے اس کے دعوی نبوت کو تسلیم بھی کر لیا۔

ایک دفعہ مسیلمہ کذاب کا ایلچی حضور ﷺ کے پاس آیا تو حضور ﷺ نے اس سے مسیلمہ کذاب کے دعوی کے بارے میں پوچھا تو ایلچی نے کہا کہ میں مسیلمہ کذاب کو اسکے تمام دعووں میں سچا سمجھتا ہوں۔ تو جواب میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر تو ایلچی نہ ہوتا تو میں تمہیں قتل کروا دیتا۔ کچھ عرصے بعد ایک صحابیؓ نے اس مسیلمہ کذاب کے ایلچی کو ایک مسجد میں دیکھا تو اس کو قتل کروا دیا۔

حدیث کے الفاظ اور ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

"عَنْ أَبِيهِ نُعَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَهُمَا حِينَ قَرَأَ كِتَابَ مُسَيْلِمَةَ: مَا تَقُولَانِ أَنْتُمَا ؟ قَالَا: نَقُولُ كَمَا قَالَ، قَالَ: أَمَا وَاللَّهِ لَوْلَا أَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ أَعْنَاقَكُمَا"۔

حضرت نعیم بن مسعود اشجعیؓ سے روایت ہے کہ "میں نے رسول اللہ ﷺ کو جس وقت آپ نے مسیلمہ کا خط پڑھا اس کے دونوں ایلچیوں سے کہتے سنا: تم دونوں مسیلمہ کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ ان دونوں نے کہا: ہم وہی کہتے ہیں جو مسیلمہ نے کہا ہے، (یعنی اس کی تصدیق کرتے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ نہ ہوتا کہ سفیر قتل نہ کئے جائیں تو میں تم دونوں کی گردن مار دیتا۔"

(ابوداؤد حدیث نمبر2761، باب فی الرسل)

مسیلمہ کذاب کے ایلچی کو عبداللہ ابن مسعودؓ نے قتل کروایا۔ یہ واقعہ درج ذیل روایت میں ہے۔

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، أَنَّهُ أَتَى عَبْدَ اللَّهِ، فَقَالَ: مَا بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ مِنْ الْعَرَبِ حِنَةٌ ، وَإِنِّي مَرَرْتُ بِمَسْجِدٍ لِبَنِي حَنِيفَةَ فَإِذَا هُمْ يُؤْمِنُونَ بِمُسَيْلِمَةَ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ عَبْدَ اللَّهِفَجِيءَ بِهِمْ فَاسْتَتَابَهُمْ غَيْرَ ابْنِ النَّوَّاحَةِ، قَالَ لَهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:لَوْلَا أَنَّكَ رَسُولٌ لَضَرَبْتُ عُنُقَكَ فَأَنْتَ الْيَوْمَ لَسْتَ بِرَسُولٍ، فَأَمَرَ قَرَظَةَ بْنَ كَعْبٍ فَضَرَبَ عُنُقَهُ فِي السُّوقِ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى ابْنِ النَّوَّاحَةِ قَتِيلًا بِالسُّوقِ"-

"حضرت حارث بن مضربؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس آکر کہا: میرے اور کسی عرب کے بیچ کوئی عداوت و دشمنی نہیں ہے، میں قبیلہ بنو حنیفہ کی ایک مسجد سے گزرا تو لوگوں کو دیکھا کہ وہ مسیلمہ پر ایمان لے آئے ہیں، یہ سن کر عبداللہ بن مسعودؓ نے ان لوگوں کو بلا بھیجا، وہ ان کے پاس لائے گئے تو انہوں نے ابن نواحہ کے علاوہ سب سے توبہ کرنے کو کہا، اور ابن نواحہ سے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: اگر تو ایلچی نہ ہوتا تو میں تیری گردن مار دیتا آج تو ایلچی نہیں ہے۔ پھر انہوں نے قرظہ بن کعب کو حکم دیا تو انہوں نے بازار میں اس کی گردن مار دی، اس کے بعد عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا: جو شخص ابن نواحہ کو دیکھنا چاہے وہ بازار میں جا کر دیکھ لے وہ مرا پڑا ہے۔"

(ابوداؤد حدیث نمبر2762، باب فی الرسل)

جب حضور ﷺ کی وفات ہوئی تو اس کے بعد بہت سے فتنوں نے سر اٹھایا جن میں منکرین زکوۃ کا فتنہ بھی تھا۔ صحابہ کرامؓ نے منکرین زکوۃ کے خلاف بھی جہاد کیا لیکن جہاد کرنے سے پہلے اس

پر بحث و مباحثہ بھی ہوا کہ منکرین زکوۃ کے خلاف جہاد کیا جائے یا جہاد نہ کیا جائے۔ جب صحابہ کرامؓ متفق ہو گئے تو پھر منکرین زکوۃ کے خلاف جہاد ہوا۔

لیکن جب مسیلمہ کذاب کے خلاف حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جہاد کا حکم دیا تو کسی ایک صحابی نے یہ نہیں کہا کہ وہ کلمہ گو ہے اس کے خلاف جہاد نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ تمام صحابہ کرامؓ نے مسیلمہ کذاب اور اس کے پیروکاروں کو کفار سمجھ کر کفار کی طرح ان سے جہاد کیا۔ اور مسیلمہ کذاب کو قتل کرنے کی وجہ صرف اس کا دعوی نبوت تھا کیونکہ ابن خلدون کے مطابق صحابہ کرامؓ کو اس کی دوسری گھناونی حرکات کا علم اس کے مرنے کے بعد ہوا۔ اور یہی صحابہ کرامؓ کا عقیدہ ختم نبوت پر اجماع ہے۔

"عقیدہ ختم نبوت پر اجماع امت"

عقیدہ ختم نبوت پر اجماع امت کے چند حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

حوالہ نمبر1:

ملا علی قاریؒ لکھتے ہیں:

"دَعْوَى النُّبُوَّةِ بَعْدَ نَبِيِّنَا ﷺ كُفْرٌ بِالْاِجْمَاعِ"-

"ہمارے نبی ﷺ کے بعد نبوت کا دعوی کرنے والا امت کے اجماع سے کافر ہے۔"

(الفقہ الاکبر صفحہ 150)

حوالہ نمبر2:

امام غزالیؒ نے لکھا ہے:

"اِنَّ الْاُمَّةَ فَهِمَتْ بِالْاِجْمَاعِ مِنْ هٰذَا اللَّفْظِ وَ مِنْ قَرَائِنِ اَحْوَالِهٖ اَنَّهٗ اَفْهَمَ عَدَمِ نَبِيٍّ بَعْدَهٗ اَبَدًا- وَاَنَّهٗ لَيْسَ فِيْهِ تَاوِيْلٌ وَلَا تَخْصِيْصٌ فَمُنْكِرُ هٰذَا لَايَكُوْنُ اِلَّا مُنْكِرُالْاِجْمَاعِ"-

”بیشک امت نے بالاجماع اس لفظ (خاتم النبیین) سے یہ سمجھا ہے کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ کوئی رسول ہوگا۔ اور اس پر اجماع ہے کہ اس لفظ میں کوئی تاویل و تخصیص نہیں۔ پس اس کا منکر یقیناً اجماع امت کا منکر ہے۔“

(الاقتصاد فی الاعتقاد صفحہ 178، الباب الرابع، بیان من یجب تکفیرہ من الفرق، طبع بیروت 2003ء)

حوالہ نمبر 3:

علامہ آلوسیؒ ختم نبوت پر امت کے اجماع کے بارے میں لکھتے ہیں:

"وَیَکُوْنُ ﷺ خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ مِمَّا نُطِقَتْ بِہِ الْکِتَابُ وَصَدَعَتْ بِہِ السُّنَّةُ وَاَجْمَعَتْ عَلَیْہِ الْاُمَّةُ فَیَکْفُرُ مُدَّعِیُّ خِلَافِہِ وَیُقْتَلُ اِنْ اَصَرَّ"۔

”آنحضرت ﷺ کا خاتم النبیین ہونا ان مسائل میں سے ہے جس پر کتاب (قرآن) ناطق ہے اور احادیث نبوی ﷺ اس کو بوضاحت بیان کرتی ہیں۔ اور تمام امت کا اس پر اجماع ہے۔ پس اس کے خلاف کا مدعی کافر ہے اگر وہ توبہ نہ کرے تو قتل کر دیا جائے۔“

(روح المعانی جلد 22 صفحہ 41 تفسیر آیت نمبر 40 سورۃ الاحزاب)

حوالہ نمبر 4:

قاضی عیاضؒ نے خلیفہ عبدالملک بن مروان کے دور کا ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ اس کے دور میں ایک شخص نے نبوت کا دعوی کیا۔ تو خلیفہ نے وقت کے علماء جو تابعین میں سے تھے ان کے فتوٰی سے اس کو قتل کروادیا۔ قاضی صاحب اس واقعہ کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"وَفَعَلَ ذٰلِکَ غَیْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْخُلَفَاءِ وَالْمُلُوْکِ بِاَشْبَاھِھِمْ وَ اَجْمَعَ عُلَمَاءُ وَقْتِھِمْ عَلَی صَوَابِ فِعْلِھِمْ وَالْمُخَالِفُ فِی ذٰلِکَ مِنْ کُفْرِھِمْ کَافِرٌ"

”اور بہت سے خلفاء سلاطین نے ان جیسے مدعیان نبوت کے ساتھ یہی معاملہ کیا ہے۔ اور

اس زمانے کے علماء نے ان سے اس فعل کے درست ہونے پر اجماع کیا ہے۔ اور جو شخص ایسے مدعیان نبوت کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔"

(شرح الشفاء جلد2 صفحہ534 طبع بیروت 2001ء)

عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں قرآن، حدیث اور اجماع امت کی بحث کا خلاصہ درج ذیل ہے:

1. عقیدہ ختم نبوت قرآن پاک کی 99 آیات سے ثابت ہے۔
2. عقیدہ ختم نبوت 210 سے زائد احادیث سے ثابت ہے۔
3. عقیدہ ختم نبوت تواتر سے ثابت ہے۔
4. عقیدہ ختم نبوت صحابہ کرامؓ کے اجماع اور امت کے اجماع سے بھی ثابت ہے۔
5. مسئلہ ختم نبوت پر امت کا سب سے پہلا اجماع منعقد ہوا۔
6. عقیدہ ختم نبوت کی وجہ سے قرآن پاک کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا۔